محمد عمر فاروق

تلہ گنگ میں انگریز کے وفادار

تحریک آزادی میں ہمارے جاگیرداروں، وڈیروں اور گدی نشینوں کا کیا کردار رہا۔ اس پر بہت کم مواد دستیاب ہے۔ جب کبھی اس موضوع پر لکھا جاتا ہے۔ تشنگی کا احساس رہتا ہے۔ دراصل مصیبت یہ ہے کہ آزادی کی خاطر جان ہارنے والے خاندان انگریز کے ظلم کا ایسا شکار ہوئے کہ آج ان کی نسلیں بھی مفلوک الحال اور دربدر ہیں۔ اس کے برعکس انگریزوں کے کفش برداروں کی فوج ظفر موج اپنے سفید آقاؤں کے طفیل اب بھی نسلاً بعد نسل ہم پر حکمران ہے اور ان فرنگ زادوں نے اپنی غداریوں اور غلامانہ خدمات کا ریکارڈ بڑی حد تک ضائع کر دیا ہے۔ اب کوئی لکھے تو کیا لکھے اور کیونکر لکھے۔

تلہ گنگ کی ماضی کی سیاست اور آزادی کی تحریک کو ضلع اٹک کی مجموعی تاریخ کے مطالعہ کے بغیر سمجھنا ناممکن ہے۔ مختصراً یہ کہ ضلع اٹک کی نمایاں شخصیات میں پیر غلام عباس شاہ اور ان کے بیٹے پیر لال بادشاہ المعروف پیر آف مکھڈ، سر ملک محمد امین، اور سردار محمد نواز خان آف کوٹ فتح خان تھیں جو حکومت برطانیہ کا اس علاقے میں دست و بازو تھیں۔ ۱۹۱۴ء کی جنگ عظیم اوّل میں جب انگریزوں کو جنگ کے پھیلاؤ کے سبب مزید مالی امداد اور افرادی قوت کی ضرورت پڑی تو ضلع اٹک کے وڈیروں نے بڑھ چڑھ کر اپنی خدمات حضور فرنگ میں پیش کیں۔ انگریز مصنف مسٹر لیغ کی کتاب "دی پنجاب اینڈ دی وار" کے مطابق سردار محمد نواز آف کوٹ فتح خان نے حکومت کی اپیل پر دس ہزار روپے کا ذاتی عطیہ اور سینکڑوں افراد کی بھرتی دی، جبکہ پیر غلام عباس شاہ آف مکھڈ نے چار ہزار۔ مریدین کی بھرتی دے کر انگریزی حکومت کو مضبوط اور ممنون کیا۔ جس کے صلے میں جنگ کے بعد برطانوی سرکار نے سر ملک محمد امین کو دس مربع زمین، خان بہادر اور او۔ بی۔ ای کے خطاب، سردار محمد نواز کو دس مربعے اور پیر غلام عباس شاہ کو دس مربعے، سات سو پچاس روپے نقد اور دربار میں سیٹ عطاء کی

تلہ گنگ میں پیر مکھڈ غلام عباس شاہ مرحوم کے صاحبزادے پیر لال بادشاہ، ملک سر محمد امین کے عزیز سردار محمد حیات ٹمن اور ذیلدار خان غلام حیدر خان کا دبدبہ اور اثر ورسوخ تھا۔ یہ سب مقامی شخصیات تھیں۔ جنہیں ملکی سطح پر شہرت حاصل نہ تھی۔ بعض مقامی سرکاری آدمیوں میں وہ لوگ بھی شامل تھے۔ جنھوں نے ہمیشہ موسم گرما میں انگریز افسران کا سامان وادئ سون کے مقام پر پہنچایا اور بدلے میں جاگیریں حاصل کیں۔ ان میں لاوہ کے کئی ملک صاحبان نمایاں تھے۔

غریب عوام انگریز اور اس کے ایجنٹوں سے لرزاں و ترساں تھے۔ ان حالات میں آزادیٔ وطن کا نعرۂ مستانہ بلند کرنا موت کو دعوت دینے کے برابر تھا۔ تحریکِ خلافت کے زمانہ میں امیر شریعت سید عطاء اللہ

شاہ بخاری مرحوم اس بد نصیب خطے میں غفلت اور غلامی کے ماتوں کو جگانے کے لئے آئے تو انہیں سرکار نوازوں نے تلہ گنگ میں تقریر کرنے کی اجازت نہ دی۔ آخر کار احقر کے دادا جان کے برادر بزرگ مولانا حافظ سعد اللہ مرحوم نے رئیسان فرنگ کی مخالفت مول لے کر اپنی صدارت میں شاہ جیؒ کی تقریر کرائی۔ جس کے نتائج بڑے خوشگوار نکلےاور یہاں حریت پسند رہنماؤں کے لیے آمد و رفت کا راستہ ہموار ہو گیا۔ بعد ازاں معروف عالم دین حضرت امام غزالیؒ کی جدوجہد سے ملتان خورد میں ۱۹۲۲ء میں "خلافت کانفرنس" منعقد ہوئی۔ جس میں علامہ شبیر احمد عثمانیؒ جیسے اکابر شریک ہوئے۔ جمیعت علماء ہند کا ایک جلسہ اٹک شہر میں ہوا۔ جبکہ ۱۹۳۸ء میں پنجاب کانگریس نے تلہ گنگ میں ایک کانفرنس کا انعقاد کیا۔ مسلم لیگ ابھی تک یہاں منظم نہیں ہو سکی تھی۔

بعد ازاں نامور دینی و سیاسی رہنما مولانا محمد گل شیر خان شہیدؒ نے تلہ گنگ کے پے در پے دورے کر کے اور مجلس احرار کی شاخوں کا جال بچھا کر آزادی کے قافلے کو تیز تر کر دیا۔ لیکن ایک وڈیرے کی شہہ پر ۱۹۴۴ء میں انہیں گولی مار کر شہید کر دیا گیا۔ مگر ان کے بہادر ساتھیوں نے تحریک حریت کو کمزور نہ پڑنے دیا۔ بلکہ وہ اپنی ناتواں جانوں پر تمام صعوبتیں جھیل کر وطن کو آزاد کرانے کے لیے ہر لمحہ سرگرم عمل رہے اور کسی کی سطوت کو خاطر میں نہ لائے۔ ملاحظہ کیجیے کہ ۱۹۴۵ء میں جب برطانوی اقتدار جوبن پر تھا۔ ان دنوں ہندوستانی فوج کے کمانڈر انچیف سر کلاڈ آکنلیک تلہ گنگ کے سالانہ میلے پر آئے تو انہیں جنگی امداد کے طور پر ایک خطیر رقم کی تھیلی پیش کی گئی۔ لیکن جب کمانڈر انچیف میلے سے واپس آ رہے تھے تو چینجی چوک پر احرار رہنما غلام محمد ہاشمی مرحوم فوجی بھرتی اور انگریز سے بائیکاٹ کے عنوان سے جلسہ عام میں اپنی آتش نوائیوں میں مصروف تھے۔ ٹوڈیوں نے جب یہ صورت حال دیکھی تو کمانڈر انچیف کو فوراً متبادل راستے سے لے جانا چاہا۔ لیکن سر کلاڈ آکنلیک یہ منظر دیکھ چکے تھے۔ انہی کے حکم پر غلام محمد ہاشمی سمیت پینتیس رضا کاروں کو چھے چھے ماہ قید کی سزا سنا کر اٹک جیل میں ڈال دیا گیا۔

مسلم لیگ کو یہاں کوئی موثر قیادت میسر نہ تھی۔ ان مشکل حالات میں بھی مرکزی مسلم لیگ نے ۱۹۴۶ء کے الیکشن میں ممتاز قانون دان شیخ محمد یوسف مرحوم کو یونینسٹ پارٹی کے لیڈر پیر لال بادشاہ آف مکھڈ کے مقابلے میں لاکھڑا کیا۔ شیخ سراجدین اور ملک غلام جعفر دھولہ مقامی مسلم لیگ کا راس المال تھے۔ پیر لال بادشاہ مریدین کے وسیع حلقے کی بدولت کامیاب ہو گئے اور قیام پاکستان کے بعد پینترا بدل کر مسلم لیگ میں شامل ہو گئے۔ تلہ گنگ کی مذکورہ شخصیات انگریز کی ناک کا بال بنی ہوئیں تھیں جن کے ظلم کے قصے اب بھی عام ہیں۔ تبریک کے مستحق ہیں وہ غیور اور بہادر حریت کیش خادمانِ ملت! جنہوں نے اس ظلمت کدے میں اپنے خون سے آزادی کے چراغ روشن کیے اور وطن عزیز آج بھی ان دلاوروں کے دم سے ہی تابندہ و روشن ہے۔